آہ مولانا عبدالرحمٰن حصاری بھی داغ مفارقت دے گئے

تحریر = مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری

مولانا عبدالرحمٰن حصاری موجودہ علماء میں صاف ستھرا علمی ذوق رکھنے کے اعتبار سے اپنے معاصرین میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ باذوق' صاحب تحقیق اور وسیع المطالعہ انسان تھے۔ ہر وقت جویائے علم اور متلاشی حق و ثبات عالم دین تھے۔ شوال المکرم کے آخر میں ان کی بیماری کا علم ہوا۔ ذیقعد میں چک نمبر ۴۷۹ گ ۔ ب ضلع فیصل آباد میں عیادت کے لئے پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے بڑے صاحبزادے مولانا عطاء الرحمان ثاقب کے یہاں لاہور میں زیر علاج ہیں۔ جولائی کے "ترجمان السنہ" لاہور میں ان کے لئے دعائے صحت کا اعلان پڑھ کر خاصی تشویش ہو گئی۔ ان کی عیادت کے لئے لاہور جانے کا سوچ رہے تھے کہ ان کی وفات حسرت آیات کی اطلاع آگئی۔ اطلاع بروقت نہ پہنچ سکی۔ جس کی وجہ سے جنازے کی سعادت سے محروم رہے۔

مولانا عبدالرحمان سادہ طبیعت' لباس اور وضع قطع میں سادگی پسند' خلوص و للہیت میں عظیم اسلاف کی نشانی' وسعت علم اور تحقیق و مطالعہ کے ذوق کے اعتبار سے فخر الاماثل تھے۔ ان کا اصلاً تعلق موضع بھاگر ضلع حصار سابق مشرقی پنجاب موجودہ صوبہ ہریانہ سے تھا۔ قیام پاکستان کے بعد جھوک منصب نزد روڑالہ روڈ ضلع فیصل آباد میں قیام فرمایا۔ نیک والدین نے انہیں دینی علم کے حصول کے لئے وقف فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے متعدد مقامات میں رحلت علمی فرمائی۔ دارالحدیث محمدیہ عام خاص باغ ملتان میں بھی دو سال مقیم رہے۔ استاذ پنجاب مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ مکرم مولانا عبدالرحمٰن لکھوی اور مولانا شمس الحق ملتانی کے یہاں حصول علم کی منزلیں طے کیں۔ مولانا عبدالرحمٰن حصاری بڑے منجھے ہوئے نشانہ باز تھے۔ ان کی غلیل کا نشانہ کبھی خطا نہیں گیا تھا۔ ملتان جسے "مدینتہ الاولیاء" یا اولیاء کی نگری کہا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں کسی شاعر نے کہا تھا

چہار چیز است تحفہ ملتان
گرد گرما گداگر گورستان

ظاہر ہے جہاں گورستانوں کی کثرت ہو گی۔ جہاں مزارات عام ہوں گے۔ وہاں جنگلی کبوتر بھی عام ہوں گے۔ مولانا عبدالرحمٰن عصر کے بعد سیر و سیاحت کے لئے جاتے تو تھیلہ اور غلیل ہمراہ رکھتے جہاں کبوتر دیکھا۔ خاموشی سے اس کو غلیل کا نشانہ بنایا اور ذبح کر کے تھیلے میں ڈالا۔ اس طرح تقریباً ہر روز اپنے اور مولانا عبدالرحمٰن لکھوی کے لئے لحم طیر مہیا

ہو جاتا۔

مولانا عبدالرحمٰن حصاریؒ ملتان کے بعد کراچی تشریف لے گئے۔ وہاں مولانا محمد یوسف کلکتوی، مولانا حاکم علی دہلوی، مولانا شرف الدین محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم سے خوب اکتساب فیض کیا اور دارالحدیث رحمانیہ کراچی سے سند فراغت حاصل کی اسی لئے وہ اپنے آپ کو کبھی کبھی رحمانی بھی لکھا کرتے تھے۔

مولانا عبدالرحمٰن حصاری نے فراغت کے بعد متعدد مقامات پر بسلسلہ امامت و خطابت قیام فرمایا۔ آخر چک نمبر۴۷۹ گ ب ضلع فیصل آباد میں مستقل اقامت گزیں ہو گئے۔ اور سالہا سال وہاں بطور امام و خطیب رہے۔ پھر ناگزیر وجہ کی بنا پر امامت و خطابت سے مستعفی ہو گئے لیکن قیام وہیں کیا۔

مولانا عبدالرحمٰن نے زندگی بھر اسراف و تبذیر سے قطعاً اپنا دامن بچا کر رکھا۔ خود سادہ اور بیوی بچوں میں بھی سادگی کا رجحان پیدا کیا۔ ذوق علم اور شوق مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ ہر عسر و یسر میں کتابیں خریدنے میں بے دریغ خرچ کیا۔ بحمدللہ آج ان کی قیمتی لائبریری ان کی بہترین یادگار ہے۔ وہ خلوص کے پتلے، اخلاق و اخلاص کا مجسمہ تھے۔ ان کے بڑے صاحب زادے مولانا عطاء الرحمٰن ثاقب مدیر "ترجمان السنہ لاہور" علامہ احسان الٰہی ظہیر کے دست راست تھے۔ اور اب بھی اسی خانوادہ علم سے ان کی وابستگی ہے۔ حافظ ثناء الرحمٰن انہوں نے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں مکمل طور پر قرآن پاک حفظ کیا۔ اور درسی علوم سے فراغت حاصل کی۔ تیسرے صاجزادے مولانا ضیاء الرحمٰن فارغ التحصیل ہیں اور لاہور کے آس پاس کہیں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ رضاء الرحمٰن کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ وفاء الرحمٰن غالباً ساتویں یا آٹھویں جماعت میں پڑھتے ہیں۔ بیٹی ایک ہی تھی جس کی شادی کر دی گئی۔

مولانا عبدالرحمٰن کم گو، کم آمیز، بااخلاق، باکردار، باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ لکھنے پڑھنے کا ذوق صاف ستھرا تھا۔ ان کی تعویذ نویسی کا شغل بھی پورے شباب پر تھا۔ اکل حلال، صدق مقال، کسب کمال کے وہ علمبردار تھے۔ اس لئے حلقہ میں نہایت محترم اور مکرم سمجھے جاتے تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے خاصا علمی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ مزاج کے دھیمے، لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ مجتنب رہے۔ ان کا سینہ بغض و کینہ سے صاف تھا۔ اہل علم سے ہمیشہ عقیدت و احترام سے پیش آئے اس بندہ عاجز کے ذاتی دوستوں میں سے تھے۔ ۱۹۸۷ء میں عمرہ کی سعادت بھی حاصل کر چکے تھے۔ زندگی کی پینسٹھ (۶۵) بہاریں گزار کر وہ عالم بقا کو سدھار گئے۔ آہ زمین کا ایک اور ستارہ ٹوٹ کر آسمان کے ستاروں پر جا ملا۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا